بند کیجئے پرنٹ کیجئے اپنے احباب کو ای میل کیجئے

جنگ

Share
イモトのWiFi海外レンタル
海外Wi-Fiレンタル トップシェア イモトのWiFi定額レンタル
www.globaldata.jp
AdChoices

سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی غفلت

شہر کی بیشتر پرانی عمارتیں خستہ حالی کا شکار

انہدامی کارروائی کی جارہی ہے نہ ہی مرمت، مختلف علاقوں کی بلند عمارتوں میں بھی متعلقہ قوانین کا خیال نہیں رکھا گیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) شہر کی بیشتر پرانی عمارتیں انتہائی خستہ حالی کا شکار ہیں اور سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی جانب سے کوئی انہدامی کارروائی کی جارہی ہے نہ ہی ان کی مرمت اور تزئین و آرائش کیلئے اقدامات کئے جارہے ہیں، دوسری طرف مختلف علاقوں میں بنائی جانے والی بلند عمارتوں میں متعلقہ قوانین کا خیال نہیں رکھا گیا جس سے یہ عمارتیں شہر کی خوبصورتی کو داغدار کر رہی ہیں اور ان عمارتوں میں بسنے والے سیکڑوں مکین جہاں ایک طرف کئی مسائل اور پریشانیوں کا شکار ہیں وہیں یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان عمارتوں کو ریگولیٹ کرنے کیلئے سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی موجود ہے جو ان عمارتوں اور بلڈرز کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے گریزاں ہے۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کے پاس ان عمارتوں کو رنگ و روغن کرنے اور مناسب دیکھ بھال کرانے کیلئے کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔ مختلف علاقوں میں موجود چھوٹی اور اونچی عمارتیں مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کے باعث کھنڈرات میں تبدیل ہوتی جارہی ہیں جبکہ سرکاری اور قدیم عمارتیں انتہائی زبوں حالی کا شکار ہیں۔ جنگ سروے کے دوران مختلف علاقوں کی چھوٹی اور اونچی عمارتوں کے مکینوں نے بتایا کہ بلڈرز کی جانب سے غیر معیاری میٹریل استعمال کیا جاتا ہے جس کے باعث نکاسی آب کیلئے بھی ناقص میٹریل استعمال کیا جاتا ہے جس سے مسلسل پانی رستا رہتا ہے جو نہ صرف عمارت کو کمزور کرتا ہے لیکن عمارت کا رنگ و روغن خراب ہو جاتا ہے اور کائی جم جاتی ہے، جس سے عمارت کا بیرونی منظر خراب نظر آتا ہے اور عمارت بدصورت ہو جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک عمارت کے مکین محمد جنید نے بتایا کہ عمارت کی دیکھ بھال کے لئے بنائی گئی یونین ہر فلیٹ سے مینٹی ننس کی مد میں ماہانہ رقم لیتی ہے۔ لیکن مسئلے کے حل کی طرف توجہ نہیں دی جاتی جبکہ یونین ممبرز کا کہنا تھا کہ جو ماہانہ رقم انہیں مرمت و دیکھ بھال کیلئے دی جاتی ہے اس کا 80 فیصد پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی پر خرچ ہو جاتا ہے کیونکہ بیشتر علاقوں میں واٹر بورڈ کی جانب سے پانی فراہم نہیں کیا جاتا اور پانی خریدنا پڑتا ہے جس کے باعث تزئین و آرائش اور دوسرے مسائل کے حل کیلئے رقم نہیں بچتی۔ ان عمارتوں میں رہنے والوں کی اکثریت کرایہ داروں کی ہے جو فلیٹوں میں ہونے والی معمولی ٹوٹ پھوٹ کو بھی خود درست کرانے کی بجائے مالک مکان کی طرف دیکھتے ہیں۔ دوسری طرف ان عمارتوں کے بلڈرز کا کہنا ہے کہ عمارت بنانے کے بعد اس کی دیکھ بھال کیلئے ایک مخصوص عرصہ مقرر کیا جاتا ہے اس پورے عرصہ میں وہ عمارت کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اس کے بعد عمارتوں کی یونین کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ تمام مسائل کو حل کریں اور عمارت کو خوبصورت اور صاف ستھرا رکھیں۔

ShareThis
آج کا اخبار پڑھئے